لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ

مظاہر سیرت

تجوید للحفاظ (وفاق المدارس العربیہ) کے نصاب میں شامل سیرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشقی سوالات کے آسان جوابات

مرتب: حضرت مولانا قاری محمد ابراہیم صاحب

رئیس شعبہ تجوید وقراءت مدرسہ مظاہر العلوم میٹھا خیل کرک

فاضل روایت حفص جامعہ تحسین القرآن نوشہرہ

فاضل جامعہ عثمانیہ پشاور متخصص فی القراءت مدرسہ تجوید القرآن کرک

ناشر

شعبہ نشر واشاعت مدرسہ مظاہر العلوم میٹھا خیل کرک

0334-8286623, 0313-9071357, 0336-9068551, 03306522312

فہرست ابواب وسوالات

21	سوال۲۷: حضرت محمدﷺ کے اولاد کی حالات زندگی لکھیں؟	
22	سوال ۲۸: حضور ﷺ کے مسلمان چچاؤں، مسلمان پھو پھیوں کے نام اور دو دونام غلاموں اور باندیوں کے اور دو دو نام خدام اور قاصدوں کے اور دو نام محررین کے ترتیب وار لکھیں؟	
23	سوال۲۹: حضور ﷺ کے ہتھیار کیا تھے؟سوال۳۰: جہاد کی مشروعیت پر تفصیل سے روشنی ڈالیں؟	
24	سوال۳۱:غزوہ بدر کے پیش آنے کے اسباب کیا تھے؟	
25	سوال۳۲:۔حضورﷺ کا چہرہ مبارک کونسے غزوہ میں اور کیسے زخمی ہواتھا؟سوال۳۳۔: صلح حدیبیہ کے شرائط کیا تھے؟ سوال۳۴:۔ غزوہ حنین کو تفصیل سے ذکر کریں؟	
26	سوال ۳۵: فتح مکہ پر جامع نوٹ لکھیں؟	
27	سوال۳۶: جو وفود نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے ان کا اجمالی تذکرہ کیجئے؟	
28	سوال۳۷:۔ خطبہ عرفات میں آپ ﷺ نے کیا ارشادات فرمائے تھے؟	
29	سوال۳۸:۔ سریہ اسامہ کا واقعہ لکھیں اور پھر وفات کے بعد سریہ کے متعلق حضرت ابو بکر صدیق ؓ نے کیا احکامات جاری کئے؟	
30	سوال۳۹:۔ مرض وفات کے کچھ واقعات لکھیں اور تاریخ وفات بھی تحریر کریں؟	
31	سوال ۴۰:۔ حضورﷺ کے(۱۰)معجزات تحریر کریں؟	

(دعا قبل از مطالعہ)

اَللّٰھُمَّ اَخْرِجْنَا مِنْ ظُلُمَاتِ الْوَھْمِ وَ

اَکْرِمْنَا بِنُوْرِ الْفَھْمِ وَافْتَحْ عَلَیْنَا اَبْوَابَ

فَضْلِکَ وَیَسِّرْ عَلَیْنَا خَزَائِنَ عِلْمِکَ

سُبْحَانَکَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلاَّ مَا عَلَّمْتَنَا

اِنَّکَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ ○

نام طالب العلم:----------------------------------- ولدیت:---------------------------

شعبہ:------------------------------------- سال:--------------------------------

مدرسہ:-------------------------------------- مدرس---------------------------

پتہ:----------------------------------- رابطہ نمبر:------------------------------

باب اول

سوال ۱:۔ عربوں کا حلیہ اور کچھ اوصاف بیان کریں؟

جواب: عام طور پر عرب کے لوگوں کی شکل وصورت گندمی رنگ کے ہوتے ہیں اس کے ساتھ ساتھ وہاں کے باشندوں کی پیشانی اونچی، آنکھیں سیاہ، جسم چمکدار اور مضبوط ہوتا ہے۔

اوصاف: عرب کے لوگوں کو سخاوت میں تمام قوموں پر فضیلت حاصل ہے وہ لوگ وعدہ کی پاسداری کرتے ہیں مہمان نوازی ان کی طبیعت ثانیہ بن چکی ہیں عرب کے لوگ شجاعت اور قوت حافظہ میں مشہور و معروف ہیں شعر و شاعری کی بھی دلدادہ ہوتے ہیں۔

سوال ۲:۔ حضور ﷺ کا نسب نامہ مبارک بیان کیجئے؟

جواب: حضور ﷺ کا شجرہ نسب نامہ مبارک یہ ہے۔ محمد ﷺ بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان (بخاری شریف باب بیعت النبی ﷺ)

والدہ کی طرف سے نسب مبارک محمد ﷺ بن آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان

سوال ۳:۔ حضور ﷺ کے حضانت اور رضاعت پر مختصر نوٹ لکھیے؟

جواب:۔ ۱۔حضانت:

آپ ﷺ کی ولادت باسعادت سے چند مہینے قبل آپ ﷺ کے والد ماجد عبداللہ کی وفات ہو گئی پیدائش سے چھ سال تک آپ ﷺ کی پرورش آپ کی والدہ ماجدہ نے کی آٹھ سال کی عمر تک آپ ﷺ کے دادا عبدالمطلب نے آپ ﷺ کی پرورش کی اور انہوں نے اپنے بیٹے اور آپ ﷺ کے چچا ابو طالب کو وصیت کی چنانچہ پھر ان کی کفالت میں رہے۔

۲۔رضاعت:

حضور ﷺ کو سب سے پہلے اپنی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ نے چاریا سات دن تک دودھ پلایا اس کے بعد حضور ﷺ کے چچا ابولہب کی کنیز ثویبہ نے دودھ پلایا اس کے بعد حلیمہ بنت ابی ذویب نے حضور

ﷺ کو دودھ پلایا حلیمہ بنت ابی ذویب کے بعد حضرت حلیمہ سعدیہ ؓ نے دودھ پلایا جس کا واقعہ حضرت حلیمہ ؓ کچھ یوں بیان فرماتی ہے کہ میں اور بنی سعد کے کچھ عورتیں بچوں کی تلاش میں مکہ آئیں میرے ساتھ میر ا شوہر اور میراایک شیر خوار بچہ بھی تھا ہمارے پاس سواری کیلئے ایک کمزور گدھی اور اونٹنی تھی جس کے تھن سے دودھ کا ایک قطرہ بھی نہیں نکلتا تھا۔سب عورتوں نے بچے لے لیئے صرف میں خالی ہاتھ رہ گئی عورتوں نے حضور ﷺ کو یتیم سمجھ کر لینے سے انکار کیاکہ جس کا باپ نہ ہو اس سے حق الخدمت لینے کی کیا امید ہو سکتی ہے۔حضرت حلیمہ ؓ فرماتی ہے کہ جب روانگی کا وقت آیا تو مجھے خالی ہاتھ جانا اچھا نہ لگا تو میں نے اپنے شوہرسے کہا کہ میں اس یتیم کو لینے جارہی ہوں شوہر نے کہا ٹھیک ہے کوئی بات نہیں اسے لے آؤ حضرت حلیمہ ؓ مزید فرماتی ہے کہ اس خوش بخت بچے کو گود میں لینا تھا کہ میرے چھاتیوں میں دودھ اتر آیا اور دودھ بھی اتناکہ آپ ﷺ نے اور آپ ﷺ کے رضاعی بھائی نے بھی پی لی اسی طرح ہماری اونٹنی کے تھن بھی دودھ سے بھر گئے جس کو میں نے اور میر ے شوہر نے خوب سیر ہو کر پی لیا۔

سوال۴: شق صدر کسے کہتے ہیں۔اور یہ کتنی مرتبہ ہوا؟

جواب: شق صدر کا معنٰی ہے سینہ چاک کرنا۔جب آپﷺ کی عمر مبارک دو ڈھائی سال ہوئی یا بعض روایات کے مطابق ولادت کے چوتھے یا پانچویں سال شق صدر کا واقعہ پیش آیا مسلم کی روایت میں ہے حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ حضورﷺ کے پاس جبرائیل ؑ آئے اس نے حضورﷺ کو پکڑ کر لٹایا اور سینہ چاک کرکے دل نکالا پھر دل سے خون کے دو جمے ہوئے ٹکڑے نکالے پھر فرمایا کہ یہ شیطان کا حصہ ہے پھردل اور پیٹ کو برف سے دھویا اور دل کو اپنی جگہ پر رکھ کرسینہ پر ٹانکے لگادئے یہ شق صدر کا پہلا واقعہ تھا اور یہ اس لیے کہ قلب مبارک میں گناہ اور معصیت کا مادہ باقی نہ رہے۔دوسری مرتبہ شق صدر کا واقعہ دس سال کی عمر میں پیش آیایہ شق صدر لہو ولعب کے مادے کو نکالنے کیلئے تھا۔تیسری مرتبہ شق صدر کا واقعہ نبوت کے ملنے کے وقت پیش آیا اور یہ شق صدر اس لیے تھاکہ وحی الٰہی اور علوم ربانی کی تحمل اور استعداد پیدا ہو۔پہلی،دوسری اور تیسری روایت کو حافظ ابن حجر

عسقلانی نے فتح الباری میں ذکر کیا ہے۔چوتھی مرتبہ شق صدر کاواقعہ معراج کے موقع پرہوا اور یہ اس لیے تھاکہ دل میں تجلیات الٰہیہ کے مشاہدہ اور ملکوت السمٰوٰت کی سیر کیلئے صلاحیت پیدا کی جائے۔خلاصہ یہ کہ شق صدر کا واقعہ چار مرتبہ پیش آیا۔

سوال۵: شام کے پہلے اور دوسرے سفر پر روشنی ڈالیں؟

جواب: شام کاپہلا سفر:

جب حضور ﷺ کی عمر مبارک بارہ سال اور دوماہ ہوئی تو آپﷺ کے چچا ابو طالب آپ ﷺ کو ساتھ لیکر شام کے سفر پر روانہ ہوئے بصریٰ کے مقام پر قیام فرمایا یہاں پر یہودیوں کے ایک بڑے عالم بحیرہ‌راہب سے ملاقات ہوئی بحیرہ نے ابو طالب سے کہا کہ یہ لڑکاکون ہے؟ابو طالب نے کہا یہ میرا بھتیجا ہے اس یہودی عالم نے ابو طالب سے کہا اگر آپ ان کو شام لے گئے تو یہود ان کو قتل کر دیں گے کیونکہ ان کی صفات ہم نے توریت میں دیکھی ہیں ابو طالب کوخطرہ‌لاحق ہوااوراس نے حضور ﷺ کو مکہ واپس بھیج دیا۔

شام کا دوسرا سفر:

جب مکہ میں حضورﷺ کی امانت‌دیانت اور شرافت کا چرچا گھرگھر ہونے لگا تو حضرت خدیجہؓ نے آپﷺ کے پاس پیغام بھیجاکہ اگر آپ میراسامان تجارت لے کرشام تشریف لے جائیں تو میں دوسروں کی نسبت دگنا تنخواہ دوں گی چنانچہ حضورﷺ حضرت خدیجہؓ کے غلام میسرہ کے ساتھ تجارت کا سامان لیکر شام کے سفر پر روانہ ہوگئے وہاں پر ایک سایہ دار درخت کے نیچے بیٹھے تھے کہ وہاں کے ایک مشہور راہب نسطورا آپﷺ کو دیکھ کر کہنے لگا کہ عیسیٰؑ ابن مریم کے بعدآج تک یہاں آپﷺ کے سواکوئی نبی نہیں اترااس کے بعدآپﷺ کی جو صفات پہلی کتابوں میں مذکور تھیں نسطورا نے میسرہ کے سامنے تمام صفات بیان کیئے۔واپسی پر آپﷺ نے پورا مال حضرت خدیجہؓ کے سپرد کیااس دفعہ آپﷺ کی برکت سے حضرت خدیجہؓ کے مال میں دگنااضافہ ہوااورحضرت خدیجہؓ نے آپﷺ کو طے شدہ مالِ (تنخواہ)سے رقم زیادہ دے دی الغرض حضرت محمد ﷺ کے شام کے

دونوں سفر تجارت کی غرض سے ہوئیں پہلے اپنے چچا ابو طالب کے ساتھ اور دوسرا حضرت خدیجہ ؓ کی غلام میسرہ کے ساتھ۔

سوال۶: حرب فجار اور حلف الفضول کی تعریف کریں؟

جواب: واقعہ فیل کے بعد جو مشہور جنگ قریش اور بنی قیس کے درمیان پیش آئی اسے حرب فجار کہتے ہیں۔

۱: حرب فجار:

یہ جنگ چونکہ ان مہینوں میں ہوئی جن میں جنگ کرنا گناہ اور فسق وفجور میں داخل تھا اس لئے اس جنگ کا نام حرب فجار کہا جانے لگا آپ ﷺ میدان جنگ تک گئے لیکن جنگ میں حصہ نہیں لیا اس وقت آپ ﷺ کی عمر چودہ، پندرہ یا بیس سال تھی۔

۲: حلف الفضول:

حرب فجار کے بعد ذی القعدہ کے مہینہ میں حلف الفضول پر نئے سرے سے عمل کے لئے کوشش شروع ہوئی۔

وجہ تسمیہ:

پہلے زمانے میں قتل وغارت گری کو روکنے کیلئے فضل ابن فضالہ فضل بن وداعہ اور فضیل بن حارث نے ایک معاہدہ تیار کیا تھا. جو انہیں کی ناموں سے مشہور و معروف ہوا تھا ان میں دو فضل اور ایک فضیل تھے ان تینوں ناموں کو جمع کر کے فضول بن گیا جبکہ حلف معاہدہ کو کہتے ہے اس لئے اس کا نام حلف الفضول رکھا گیا زبیر بن عبدالمطلب نے اس معاہدہ پر دوبارہ عمل کرنے کی تحریک شروع کی۔ آپ ﷺ نے بھی اس میں شرکت فرمائی۔

سوال ۷: تعمیر کعبہ کا واقعہ تحریر کریں؟

جواب: آپ ﷺ کے پیدائش سے پہلے چند دفعہ خانہ کعبہ کی تعمیر ہوئی چنانچہ کتب معتبرہ میں اسکی تعمیر دس مرتبہ بیان فرمائی ہے جن میں سب سے پہلے حضرت آدم ؑ نے خانہ کعبہ کی تعمیر کی اور تعمیر مکمل ہونے کے بعد خانہ کعبہ کا طواف بھی کیا طوفان نوح کے آنے کے بعد خانہ کعبہ کے نشانات ختم

ہوگئے یہی حالت حضرت ابراہیمؑ کے زمانے تک رہی جب حضرت ابراہیمؑ کو نبوت ملی تو بحکم الٰہی حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ نے خانہ کعبہ کی دوبارہ تعمیر کی اور اس کے نشانات حضرت جبرائیلؑ نے بتائے۔جب حضورﷺ کی عمر ۳۵سال ہوئی.تو قریش نے نئے سرے سے خانہ کعبہ کی تعمیر شروع کی وجہ یہ تھی کہ اس کی عمارت بوسیدہ ہوچکی تھی، دیواریں پھٹ گئیں تھیں اس لئے قریش مجبور ہو گئے کہ اس کے مرتبہ ومقام برقرار رکھنے کے لئے اس سے ازسر نو تعمیر کیا جائے چنانچہ تمام قریش نے متفقہ طورپر فیصلہ کیاکہ خانہ کعبہ کے تعمیر میں صرف حلال رقم استعمال کریں گے اس میں زنا کاری،چوری اور سود وغیرہ کا حرام پیسہ بالکل نہ لگایا جائے گا نئ تعمیر کے لئے پرانی عمارت کو گرانا ضروری تھا لیکن کسی میں عمارت گرانے کی جرأت نہ تھی۔بالآخرو لید بن مغیرہ نے ابتداء کی اس کے بعد مختلف قبائل میں تعمیر کا کام تقسیم کیا گیاکہ فلاں قبیلہ بیت اللہ کا فلاں اورفلاں قبیلہ بیت اللہ کا فلاں حصہ تعمیر کرے گا جب تعمیر مکمل ہوگئی تو حجر اسود کو اس کی جگہ پر رکھنے میں سخت اختلا ف پیش آیا قریب تھا کہ جنگ شروع ہو جائے کیونکہ ہر قبیلہ کی یہ خواہش تھی کہ حجراسود کو ہم اس کی جگہ پر رکھیں گے لیکن سب سے معمر شخصیت ابو امیہ مخذومی نے یہ کہہ کر فیصلے کی ایک صورت پیدا کر دی کہ کل جو شخص سب سے پہلے مسجد حرام کے دروازے سے داخل ہواسے اپنے جھگڑے کا حَکم مان لیں چنانچہ جب لوگوں نے دیکھا کہ سب سے پہلے حضورﷺ تشریف لائے ہے۔تو سب لوگ چیخ اٹھے اور سب یک زبان ہو کر بولے یہ تو محمد ﷺ ہے ہم سب اس کے فیصلے پر راضی ہیں اس کے بعد آپﷺ نے ایک چادر طلب کی اورچادر کے درمیا ن حجراسود رکھا اور متنازع قبائل کے سرداروں سے کہاکہ آپ سب حضرات چادر کا کنارہ پکڑکر اوپر اٹھائیں انہوں نے ایسا ہی کیا جب چادر حجراسود کے مقام تک پہنچ گئی تو آپﷺ نے اپنے دست مبارک سے حجراسود کو اس کی اپنی مقررہ جگہ پر رکھ دیا۔اس کے بعد حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے اپنے زمانہ خلافت میں خانہ کعبہ کو شہید کر کے ازسر نو تعمیر کیا۔پانچویں مرتبہ حجاج بن یوسف نے تعمیرکیا اور آج تک وہی تعمیر چلی آرہی ہے۔

مشکل الفاظ کے معنی

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
حضانت	پرورش، نگہداشت، دیکھ بال	رضاعت	بچوں کو دودھ پلانے کی حالت
رضاعی بھائی	دودھ شریک، وہ بچے جنہوں نے ایک ہی عورت کا دودھ پیا ہو	تحمل	برداشت
لہوولعب	کھیل کود	تجلیاتِ الٰہیہ	مشاہداتِ قدرتِ خدا
مادہ	وہ شئے جس سے کوئی چیز تیار ہوتی ہو	چرچا	شہرت، دھوم، تذکرہ، پھیلاؤ
حکم	ثالث، مُنصف		

باب دوم

عطاءِ نبوت اور عرب کی مخالفت

سوال۸ : ابتداء دورِ نبوت میں طریقہ دعوت کیا تھا؟ اور شروع شروع میں کون کون مسلمان ہوئے تھے؟

جواب: نبوت ملنے کے بعد آپﷺ کو اعلانیہ طور پر تبلیغ کا حکم نہ تھا چنانچہ حضورﷺ نے ابتداءً اپنی جان پہچان کے لوگوں میں تبلیغ شروع کی جن پر آپﷺ کو اعتماد تھا اس طریقہ سے سب سے پہلے آپ کے زوجہ مطہرہ حضرت خدیجہؓ اور حضرت ابو بکر صدیقؓ اور آپﷺ کے چچا زاد بھائی حضرت علی المرتضیٰؓ اور آپﷺ کے متبنّٰی زید بن حارثؓ مشرف بہ اسلام ہوئے اس کے بعد حضرت ابو بکر صدیقؓ نے بھی اپنے عزیز واقارب میں دعوت کا کام شروع کیا۔ چنانچہ حضرت عثمان غنیؓ، حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ، حضرت سعد بن ابی وقاصؓ، حضرت زبیر بن عوامؓ اور حضرت طلحہ بن عبداللہؓ نے ان کی دعوت قبول کی اور حضورﷺ نے ان سب حضرات کو کلمہ توحید پڑھایا۔

سوال۹: کوہ صفا پر آپﷺ نے کیسے اور کیوں قریش کو جمع فرمایا تھا؟

جواب: عطائے نبوت کے تین سال بعد جب کثرت سے مرد وعورت اسلام میں داخل ہونے لگے تو تواللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ سے فرمایا کہ اب اعلانیہ طور پر دعوت و تبلیغ کا کام شروع کیا جائے چنانچہ حضور ﷺ کوہ صفاپر چڑھے بعض روایات میں ہے کہ جب وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ (الشعراء ۲۱۴) نازل ہوئی تو حضور ﷺ نے کوہ صفاپر چڑھ کر قبائل قریش کانام لے کر آواز دی تمام قریش جمع ہوئے تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ اے لوگوں! اگر میں آپ کو یہ خبر دو کہ غنیم کا لشکر تم پر حملہ کر رہا ہے تو کیا تم مجھے سچا مانو گے سب لوگوں نے یک زباں ہو کر کہا کہ ہم نے آپ ﷺ پر سچ ہی کا تجربہ کیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ اچھا میں تم لوگو ں کو ایک سخت عذاب آنے سے پہلے خبر دار کرنے کیلئے بھیجا گیا ہوں خدا کی قسم اگر میں تمام انسانوں سے جھوٹ بولتا تب بھی آپ سے جھوٹ نہ بولتا اور اگر ساری دنیا کو دھوکہ دیتا تب بھی آپ کو دھوکہ نہ دیتا لہذا اے لوگوں! **قولو لاالہ الااللہ**۔۔۔۔۔

اس دوران آپ کے بد بخت چچا ابو لہب نے حضو ر ﷺ کی طرف پتھر پھینکا کہ ہلاکت ہو تیرے لئے اے محمد! کیا تو نے ہمیں اس لئے جمع کیا تھا اس کے جواب میں سورۃ لہب نازل ہوئی۔

سوال۱۰: قریش نے دعوت اسلام کی بیخ کنی کیلئے کیا کیا طریقے اپنائے؟

جواب: قریش نے اسلا م کی بیخ کنی کیلئے مختلف طریقے استعمال کئے جن میں چند مشہور ومعروف یہ ہیں۔

(۱) سب سے پہلے تو ان لوگوں نے آپ ﷺ کے چچا ابو طالب سے کہا کہ اپنے بھتیجے کو دعوت اسلا م سے روک دے لیکن یہ طریقہ کا ر گر ثابت نہ ہوئی بلکہ ابو طالب نے آپ ﷺ سے کہا کہ اے بھتیجے آپ اپنا کا م کریں میں آپ کی حمایت نہیں چھوڑوں گا۔

(۲) ایا م حج جب قریب ہو گئے تو قریش نے سمجھا کہ اب باہر سے لوگ حج کیلئے آئینگے اور آپ ؐ کی باتیں تو بہت پُراثر ہیں کہیں ایسا نہ ہو کہ ان کا مذہب دنیا میں پھیل جائے لہذا ان لوگوں نے مشورہ کیا کہ ارد گرد سے جو لوگ آ ئینگے دور ہی سے ان کو خبردار کیا جائے کہ یہا ں ایک جادو گر ہے جو

اپنے کلا م سے باپ بیٹے،خاوند اور بیوی میں تفریق ڈال دیتا ہے تم ان کے پاس نہ جانا اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ان کا یہ طریقہ آنحضرتﷺ کے لئے دعوت کا کام کر گیا۔

(۳) جب قریش نے یہ بات محسوس کی کہ جوق درجوق لوگ اسلام میں داخل ہو رہے ہیں تو اس دفعہ اہل مکہ کے چند بد معاش اوراوباش لڑکوں کو جمع کرکے اس بات پران کو راضی کیا کہ وہ ہر مجلس میں آپﷺ کامزاق اڑائیں اورآپﷺ کو ہر ممکن تکلیف پہنچائے۔

(۴) ابو جہل ملعون نے ایک مرتبہ حضور ﷺ کو دیکھاکہ وہ بیت اللہ شریف میں نماز پڑھ رہا ہے حضو رﷺ جب سجدے میں چلے گئے تو ابو جہل نے ایک بڑا پتھر اٹھا کر آپ ﷺ کے سر مبارک کو کچل ڈالنے کا ارادہ کیااللہ کی شان دیکھئے کہ جب ابو جہل آپﷺ کے قریب پہنچتا ہے تو ابو جہل کا ہاتھ کانپ کر پتھر ہاتھ سے گر جاتا ہےابو جہل اپنے اس منصوبے میں نا کا م ہو کر واپس چلا جا تاہے۔

سوال۱۱: آپﷺ نے قریش کے لالچ دینے کا کیا جواب دیا؟

جواب: قریش نے سب سے پہلے اپنے چا لاک سردار عتبہ بن ربیعہ کو آ پﷺ کے پا س بھیجا تاکہ آپﷺ کو لا لچ دے عتبہ بن ربیعہ نے حضورﷺ سے فرمایا کہ اے بھتیجے تم حسب ونسب کے اعتبار سے ہم سب سے بہتر ہواس کے باوجود آپ نے اپنی جماعت میں تفریق ڈالی ہے اور ان کے معبودوں کو برا بھلا کہتے ہوآج تم اپنے دل کی بات کہوکہ اگر آپکی ان تمام باتوں سے غرض یہ ہو کہ آپ ایک دولت مند شحص بن جائے یا تم بادشاہی چاہتے ہویا تم کسی حسین لڑکی سے شادی کرنا چاہتے ہویا تم پر کسی جن کا اثر ہواور تم ان کے دفع کرنے سے عاجز ہو تو ہم تمہارے لئے کوئی طبیب تلا ش کریں گے کہ وہ آپ کا علا ج کرے اس کے بعد حضورﷺ نے اس ساری داستان کے جواب میں قران مجید کی ایک سورت سنادی جس کو سن کر عتبہ بن ربیعہ حیران ہو کر واپس چلا گیا۔اسی طرح ایک دوسری جگہ بہت سے سوالا ت کے جوابات میں حضورﷺ نے فرمایا کہ خدا کی قسم اگرکفار میرے داہنے ہاتھ میں سورج اور بائیں ہاتھ میں چاند رکھ دیں اور یہ چاہے کہ اللہ کا کلمہ اس کی مخلوق کو نہ پہنچاؤں تو میں ہر گز اس کیلئے رضا مند نہیں ہو سکتا۔

سوال۱۲: صحابہ کرامؓ کی ہجرت حبشہ اور وہاں کے قیام پر نوٹ لکھیں؟

جواب: حضور ﷺ نے اپنے اوپر مشرکین کے بہت مظالم برداشت کئے مگر جب صحابہ کرامؓ اور دیگر اقارب تک اس کی نوبت پہنچی تو حضور ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کا حکم فرمایا۔اس کے بعد ایک طے شدہ پروگرام کے مطابق عطائے نبوت کے پانچویں سال صحابہ کرامؓ کے ایک گروہ نے حبشہ کی جانب ہجرت کی اس گروہ میں بارہ مرد اور چار عورتیں یا گیارہ مرد اور تین عورتیں تھیں۔امیر گروہ حضرت عثمانؓ بن عفان اور ان کے ساتھ ان کی زوجہ مطہرہ رقیہ بنت محمد ﷺ بھی تھی حضور ﷺ نے ان کے بارے میں فرمایاکہ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت لوطؑ کے بعد یہ پہلا گھرانا ہے کہ جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کی جب یہ لوگ وہاں پہنچ گئے تو بادشاہ حبشہ نے ان مہاجرین کا بہت اکرام کیا قریش کو یہ خبر ہوئی تو انہوں عمروبن عاص، عبداللہ بن ربیعہ کو نجاشی کے پاس بھیجا کہ ان لوگوں کو ملک بدر کرلو یا اس کو ہمارے سپرد کردو نجاشی نے ان دونو ں باتوں کو ٹال دیا اور کہاکہ میں اس وقت تک ان کو ملک بدر نہیں کر سکتا جب تک مجھے ان کے دین کے متعلق مکمل حقائق معلوم نہ ہو چنانچہ انھوں نے مہاجرین سے کہاکہ اپنے مذہب اور ان کے صحیح واقعات بتلائیں تو جعفرؓ بن ابی طالب آگے بڑھے اور کہا کہ اے ہمارے سردار ہم پہلے جاہل تھے، بتوں کی عبادت کرتے،فحش کاری اور فحش کلامی،قطع رحمی اور بد اخلاقی میں مبتلا تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری طرف اپنا حبیب ﷺ بھیجا ہم ان کے امانت اور دیانت،سچائی اور حسب و نسب کو خوب جانتے ہیں انھوں نے ہمیں یہ دعوت دی کہ اللہ کیساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، اپنے عزیز و اقارب کیساتھ صلح رحمی، پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم دیا، محرمات سے منع فرمایا، خون بہانے، جھوٹ بولنے، اور یتیم کا مال کھانے سے روکااور ہمیں نماز اور نیک کاموں کا حکم فرمایا جب ہم نے ان کی اتنی اچھی اچھی باتیں سنی تو ہم ان پر ایمان لے آئے۔اس کے بعد جعفرؓ بن ابی طالب نے سورۃ مریم کی ابتدائی آیات کی تلاوت فرمائی جسے سن کر نجاشی بادشاہ متاثر ہو کر مسلمان ہوئےاور قریش کے دونوں قاصدوں کوواپس کیا۔

سوال۱۳: طفیل بن عمرو دوسیؓ نے کیا دعا کرائی تھی اورانھوں نے کیا خدمات انجام دی؟

جواب:۔طفیل بن عمرو دوسیؓ نے جب اسلام قبول کر لیا تو حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر بولے کہ اے رسول اللہﷺ! میری قوم میں میری بات مانی جاتی ہے میں ان کو بھی اسلام کی دعوت دینا چاہتا ہوں۔لیکن آپﷺ اللہ تعالیٰ کی دربار میں میرے لئے یہ دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے کوئی ایسی کھلی ہوئی علامت عطا فرمائیں جن کی وجہ سے میں ان لوگوں کو اپنی باتوں کا یقین دلا سکوں چنانچہ حضورﷺ نے دعافرمائی تواللہ تعالیٰ نے ان کی پیشانی پر ایسا نور چمکا دیا جواندھیرے میں ایک نہایت روشن چراغ کی طرح چمکتا تھا چنانچہ طفیل عمرودوسیؓ کو اپنے قوم میں پہنچنے کے بعد یہ احساس ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ میری قوم اس نور کو کوئی مصیبت اوربیماری نہ سمجھے چنانچہ انھوں نے دعا فرمائی کہ یہ نور میری تازیانہ میں آجائے اور یہ دعا قبول ہوئی۔

خدمات: اپنی قوم میں پہنچ کر لوگوں میں تبلیغ شروع کی کچھ لوگ آپؓ کی کوشش سے مسلمان ہوگئے لیکن زیادہ نہ تھے اس لئے دوبارہ حضورﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا کہ میرے لئے دعا فرمایئے کہ میری کوشش کامیاب ہوجائے حضور ﷺ نے دعا فرمائی۔طفیل بن عمر دوسیؓ اپنی قوم میں واپس آئے اور لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا اس دفعہ اپنی مشن میں اس طرح کامیاب ہوئے کہ غزوہ خندق کے بعد ۷۰ یا ۸۰ گھرانے مسلمان کرکے غزوہ خیبر میں اپنے ساتھ لائے اور سب شریک جہاد ہوئے۔

سوال۱۴: سفر طائف کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب:۔ جب حضورﷺ کو اہل مکہ کے قبول اسلام سے مایوسی ہونے لگی تو حضورﷺ دس نبوی سال میں ماہ شوال کے آخر میں زید بن حارثہؓ کو ساتھ لے کر طائف تشریف لے گئے کہ یہ مکہ سے تقریباً ۶۰ میل دور ہے راستہ میں جس قبیلے سے گزر ہوتا اسے اسلام کی دعوت دیتے لیکن کسی نے بھی یہ دعوت قبول نہ کی جب طائف پہنچے تو قبیلہ ثقیف کے تین سرداروں کے پاس تشریف لے گئے جو آپس میں بھائی تھے حضورﷺ نے ان تینوں کو دعوت دی لیکن کسی نے بھی قبول نہ کیایہاں پر حضورﷺ نے

جس جس کو بھی توحید کی دعوت دی ہر ایک نے دعوت کو رد کیا اس کے بعد ان بد بخت لوگوں نے اپنے علاقے کے چند بدمعاش (شر پسند) نوجوانوں سے کہا کہ آپ ﷺ کو تکلیف پہنچائیں ان بدبخت نوجوانوں نے حضور ﷺ پر پتھر برسانے شروع کئے یہاں تک کہ حضور ﷺ کی ایڑی مبارک پر اتنے زخم آئے کہ دونوں جوتے خون میں تر بہ تر ہوگئے ادھر زید بن حارثہؓ ڈھال بن کر آتے ہوئے پتھروں کو روک رہے تھے یہاں تک کہ حضرت زید بن حارثہؓ کا سر زخمی ہوگیا اس کے بعد حضور ﷺ طائف سے واپس ہوئے مگر زبان مبارک سے ایک حرف بھی بددعا کی نہیں نکلی حضور ﷺ نے ان کے لئے ہدایت کی دعا فرمائی۔

سوال۱۵: واقعہ معراج اور اس کی شہادتیں تحریر کریں؟

ج۔واقعہ معراج ۲۷ رجب سن۱۱ نبوی میں پیش آیا جس میں حضور ﷺ کو اعزازی جلوس (گارڈ آف آنر)سے نواز اگیا حافظ ابن قیم ؒفرماتے ہے کہ صحیح قول کے مطابق حضور ﷺ کو آپ کے جسم مبارک سمیت براق پر سوار کر کے حضرت جبرائیلؑ کی معیت میں مسجد حرام سے بیت المقدس تک سیر کرائی گئی پھر حضور ﷺ نے وہاں پر تمام انبیاء سابقین کو نماز کی امامت کرائی اس کے بعد اسی رات آپ ﷺ کو بیت المقدس سے آسمانی دنیا تک لے جایا گیا پہلے آسمان پر استقبال کے لئے حضرت آدمؑ موجود تھےدوسرے پر حضرت عیسیٰؑ، تیسرے پر حضرت یوسفؑ،چوتھے پر حضرت ادریسؑ پانچویں پر حضرت ہارونؑ،چھٹے پر حضرت موسیٰؑ اور ساتویں آسمان پر حضرت ابراہیمؑ نے آپ ﷺ کی استقبال کی اس کے بعدحضور ﷺ کو سدرۃ المنتہیٰ لے جایا گیا پھر حضور ﷺ کو جنت کی سیر کرائی گئی پھر دوزخ آپ ﷺ کے سامنے پیش کی گئی جنت کے مناظر ایسے تھے کہ

مالا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علیٰ قلب بشر۔۔۔

ہاں اس بات میں اختلاف ہے کہ حضور ﷺ کی یہ معراج جسمانی تھی یا منامی صحیح قول کے مطابق حضور ﷺ کی یہ معراج جسمانی تھی نہ کہ منامی اور یہی قول رئیس المفسرین حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا ہے اور دیگر محققین ائمہ کا بھی یہی قول ہے۔

شہادتیں:۔

جب یہ بات لوگوں میں پھیل گئی کہ آپ ﷺ کو ایک رات میں مسجد حرام سے بیت المقدس تک،بیت المقدس سے سدرۃالمنتھیٰ تک سدرۃ المنتھیٰ سے جنت اور دوزخ کی سیر کرائی گئی ہے تو مشرکین نے تالیا ں بجائیں اور ہنسے چنانچہ انھوں نے حضور ﷺ کا امتحان لینا چاہا اور کہا کہ بتلایئے کہ بیت المقدس کی تعمیر کیسے تھی،پہاڑ سے کتنے فاصلے پر واقع ہے؟اسی طرح اسمیں کتنے دروازے ہیں، کتنے طاق ہیں؟حضور ﷺ نے تمام سوالات کے تسلی بخش جوابات دے دیئے اگلا سوال یہ کیا کہ ہمارا قافلہ ملک شام کی طرف چلا گیا ہے وہ کہاں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ فلاں قبیلہ کے ایک تجارتی قافلہ پر مقام رو حاء پر میرا گذرہواان کا اونٹ گم ہوگیا تھا وہ سب ان کی تلاش میں گئے تھے میں ان کے کجاؤں کے پاس گیا تو وہاں کوئی نہ تھا ایک کوزہ میں پانی رکھا ہواتھا میں نے وہ پانی پی لی جب قریش نے حضور ﷺ کے یہ جوابات سنے اور خودان کے قافلے والوں نے اس کی شہادتیں دی اس کے بعد قریش نے ایک دفعہ پھر حضور ﷺ کو نعوذ بااللہ جادو گر کہاحالانکہ تمام شہادتوں کاتقاضایہ تھاکہ قریش آپ ﷺ کی رسالت کی تصدیق کرکے مسلمان ہوتے۔

سوال١٦: مدینہ طیبہ میں اسلام کیسے پہنچا اور کس طرح پھیلا؟

جواب:۔ نبوت کے دس سال تک حضور ﷺ عرب کے قبائل کو برملا اسلام کی دعوت دیتے رہے عرب کی کوئی مجلس اور مجمع ایسا نہ چھوڑا جس میں حضور ﷺ نے دعوت اسلام نہ دیا ہو حج کے موقع پر عکاظ اور ذ ی الحجا ز میں ایک ایک کے پاس جا کر لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی توحید اور اپنی رسالت کی طرف دعوت دیتے رہے اس کے باوجود بھی وہ لوگ حضور ﷺ کو کہہ دیتے کہ پہلے اپنے قوم کو مسلمان بنایئے پھر ہماری ہدایت کی فکر کریں اسی طرح کچھ عرصہ گزرگیا کہ اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا کہ اسلام کی اشاعت اور ترقی ہو تو قبیلہ اوس کے چند لوگ حضور ﷺ کی خد مت میں حاضر ہوئے جن میں دو شخص اسعد بن زرارہؓ اور ذکوان بن عبد قیسؓ نے اسلام قبول کیا۔اگلے سال کچھ اور لوگ آئے جن میں چھ یا آٹھ آدمی مسلمان ہوئے حضور ﷺ نے ان سے فرمایاکہ تم اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی

تبلیغ میں میری مدد کروگے ان لوگوں نے حضورﷺ سے فرمایا کہ ہمارے قبائل اوس وخزرج میں خانہ جنگی ہورہی ہے اگر اس وقت آپ مدینہ تشریف لائے توشاید ہم سب لوگوں کو اکٹھا نہ کر سکیں لہذا یا رسول اللہﷺ آپ اپنے اس پروگرام کو ایک سال تک مزید ملتوی فرمادیجئے شاید کہ ہماری جنگیں اگلے سال تک ختم ہوجائے حضورﷺ نے ان لوگوں کی رائے سے اتفاق کیا چنانچہ ٹھیک ایک سال بعد اوس اور خزرج کے جھگڑے ختم ہوگئے اور اگلے سال حج کے موقع پر حسب وعدہ بارہ آدمی حضورﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جن میں دس خزرج اور دو اوس کے تھے سب کے سب نے مسلمان ہوکر حضورؐ کے ہاتھ پر بیعت بھی ہوئے اس پہلی بیعت کا نام بیعت عقبہ اولیٰ رکھا گیا جب یہ لوگ مدینہ منورہ پہنچ گئے تو ان کے سرداروں نے حضورﷺ کو خط لکھا کہ اب الحمداللہ یہاں اسلام کے تبلیغ شروع ہو چکی ہے لہٰذا آپؐ کسی قرآن کی عالم اور قاری کو ہمارے ہاں بھیج دیجئے جو ہمیں قرآن شریف اور احکام شرعیہ کی تعلیم دیں اور نماز میں ہمارے امام بنیں حضورﷺ نے حضرت مُصعب بن عمیرؓ کو قرآن پڑھانے اور احکام شرعیہ کے تعلیم دینے کیلئے مدینہ بھیج دیا یہی سے اسلام میں سب سے پہلے مدرسہ کی بنیاد مدینہ منورہ میں رکھی گئی اور اس وجہ سے مدینہ منورہ میں اسلام پھیل گیا آئندہ سال حج کے دوران میں مدینہ طیبہ سے ایک بہت بڑا قافلہ مکہ معظمہ پہنچا جن میں تہتر مرد اور دو عورتیں تھیں ان سب حضرات نے آپﷺ کے دست حق پر بیعت حق کی اور اس بیعت کا نام بیعت عقبہ ثانیہ ہے۔

سوال۱۷: مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کیسے اور کیوں ہوئی؟

جواب:۔ مکہ مکرمہ میں اکثریت چونکہ کفار اور مشرکین کی تھیں اور یہ لوگ مسلمانوں پر مختلف قسم کے ظلم کرتے۔ حضورﷺ نے خود تو ان مظالم کو برداشت کیا مگر جب ان مظالم کا دائرہ صحابہ کرامؓ تک پہنچ گیا اور دوسری طرف مدینہ منورہ میں جوق در جوق لوگ اسلام میں داخل ہو رہے تھے تو حضورﷺ نے اپنے مکہ کے صحابہ کرامؓ کو اللہ تعالیٰ کے امر سے مدینہ منورہ ہجرت کرنے کا مشورہ دیا اور صحابہ کرامؓ نے قریش سے آہستہ آہستہ خفیہ طور پر مکہ سے مدینہ ہجرت کرنی شروع کردی یہاں تک

کہ مکہ میں حضورﷺ، حضرت ابو بکرؓ، حضرت علیؓ اور تھوڑے سے مستطیع لوگوں کے علاوہ کوئی مسلمان باقی نہ رہا۔

سوال۱۸: حضورﷺ کے واقعہ ہجرت کی تفصیل بیان کیجئے؟

جواب:۔ کفار مکہ کو جب اس بات کا علم ہواکہ مسلمانوں نے خفیہ طور پر مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت شروع کر لی ہے تو یہ لوگ دارالندوہ میں مشورہ کیلئے جمع ہوئے کہ حضورﷺ کے ساتھ کیا کیاجائے بعض نے قید کرنے اور بعض نے جلا وطن کرنے کی رائے پیش کی شیخ نجدی یعنی ابلیس نے کہا کہ یہ دونوں رائے صحیح نہیں ہیں ابو جہل ملعون نے کہا کہ آپؐ کو قتل کر دیا جائے اور قتل بھی اس طریقے سے کہ اس میں قریش کے ہر قبیلے کا ایک ایک شخص شریک ہو جس رات میں کفار نے حضورؐ کے قتل کرنے کا ارادہ کیا اور انھوں نے حضورﷺ کے مکان کا محاصرہ کیا تو حضورﷺ نے بھی اس وقت ہجرت کرنے کا ارادہ فرمایا اور حضرت علیؓ کو اپنی چارپائی پر لٹایااور خود سورۃ یٰسٓ پڑھتے ہوئے گھر سے نکلے جب آیت فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ (یٰس ۹) پر پہنچے تو اس کو کئی مرتبہ دہرایاتو اللہ تعالٰی نے حملہ آوروں کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیااور وہ لوگ آپﷺ کو نہ دیکھ سکے اپنے گھر سے روانہ ہو کرآپؐ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے گھر تشریف لے گئے وہ پہلے سے تیار تھے دونوں حضرات غار ثور تشریف لے گئےاور غار ثور میں قیام فرمایا جب لوگوں کو پتہ چلاکہ حضورﷺ کی چارپائی پر حضرت علیؓ لیٹے ہوئے ہے تو انھوں نے اعلان کیا کہ جس نے بھی حضورﷺ کو گرفتار کیا اس کو بطور انعام سو اونٹ دیئے جائینگے تو یہ لوگ حضور ﷺ کی تلاش میں باہر نکلے اور غار ثور تک پہنچ گئے صدیق اکبرؓ نے جب ان کو دیکھاتو غمگین و پریشان ہوئے مگر حضورﷺ نے فرمایا کہ اے ابو بکرؓ ***لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا (التوبہ ۴۰)*** ڈرو مت اللہ تعالٰی ہمارے ساتھ ہے غار ثور میں تین دن قیام فرمایا اور ان تینوں دنوں میں حضرت ابو بکر صدیقؓ کے صاحبزادے عبداللہ بن صدیق اکبرؓ رات کو خفیہ طریقے سے آپﷺ کے پاس آتے اور دن بھر کی خبریں آپﷺ کے سامنے بیان فرماتے اور اسماء بنت ابو بکرؓ ہر رات کھانا آپﷺ کے پاس پہنچاتیں غار ثور کے قیام کے تیسرے روز ربیع الاوّل ایک ہجری بروز پیر حضرت ابو بکر صدیقؓ کی آزاد کردہ

غلام عامر بن فہیرہ ؓ دواونٹنیا ں لیکر پہنچے ایک پر حضور ﷺ، دوسرے پر حضرت ابو بکر صدیق ؓ اور عامرا بن فہیرہ ؓ سوار ہوئے اور عبداللہ بن اریقط بطوررہبر آگے آگے چلتے رہے یہاں پر سراقہ بن مالک ان کے قریب آپہنچا تو اسکے گھوڑے نے ٹھوکر کھائی اور سراقہ گر گیا پھر سوار ہوا اور حضور ﷺ کے پیچھے چلا گیا جب زیادہ قریب ہوا تو اس کے گھوڑے کے چاروں پاؤں زمین کے خشک اور سخت ہونے کے باوجود گھٹنوں تک دھنس گئے سراقہ گھوڑے کو زمین سے نکالنا چا ہتا مگر وہ نہیں نکلے تو مجبور ہو کر نہایت عاجزی کے ساتھ حضور ﷺ کے سامنے سامان وغیرہ پیش کیا حضور ﷺ نے فرمایا جب تک تم اسلام قبول نہیں کرتے تو ہم بھی تمھارے سامان کو قبول نہیں کرتے اتنا کافی ہے کہ تم ہمارے حال کو کسی سے بھی بیان نہیں کرنا پھر تھوڑے دنوں بعد سراقہ نے یہ پورا واقعہ ابو جہل کو بیان کیا۔

آپ ﷺ نے مدینہ میں چودہ ۱۴ روز قیام فرمایااور مسجد تقویٰ کی بنیاد ڈالی یہ اسلام کی سب سے پہلی مسجد ہے مدینہ منورہ پہنچنے پر انصار مدینہ نے آپ ﷺ کا شاندار استقبال کیاآپ ﷺ نے حضرت ایوب انصاری ؓ کے مکان پر قیام فرمایا۔

سوال۱۹: ام معبد اوران کے خاوند کیسے مسلمان ہوئے؟

جواب:۔ ہجرت کرتے وقت حضور ﷺ ام معبدبنت خالد کے مکان پر سے گزرے حضور ﷺ نے کھانے کیلئے کوئی چیز مانگا لیکن ان کے پاس بکری کے سوا اور کوئی چیز نہیں تھیں اور وہ بکری بھی دودھ نہیں دیتی تھی حضور ﷺ نے اس بکری کے تھنو ں پر ہاتھ پھیر دیا تو اس کے تھن دودھ سے بھر گئے جس کو حضور ﷺ اور ان کے صحابہ کرام ؓ نے پی لی جب حضور ﷺ یہاں سے چلے گئے تو ام معبد کا خاوند آگیا جب اس نے بکری کے تھنوں میں دودھ دیکھے تو حیرا ن ہوکر پوچھا کہ یہ میں کیا دیکھ رہا ہوں تو ام معبد ؓ نے فرمایا کہ ہمارے گھر ایک نہایت شریف اور عزت مند نوجوان آگیا تھایہ سب اس کی ہاتھ کی برکت ہے خاوند نے یہ سن کر کہا کہ خدا کی قسم یہ تو وہی مکہ والے بزرگ معلوم ہوتے ہیں ایک روایت میں ہے کہ اس کے بعد ان دونوں نے بھی ہجرت کی اور مدینہ پہنچ کر مسلمان ہوگئے۔

سوال۲۰: مسجد نبوی کی تعمیر کیسے اور کس جگہ ہوئی؟

جواب:۔ حضورﷺ جب مدینہ منورہ میں جلوہ افروز ہوئے تو وہاں کوئی مسجد نہیں تھی مسلمان اپنے اپنے گھروں میں نماز پڑھتے تھے اس کے بعد وہ جگہ خریدی گئی جہاں پر اونٹنی بیٹھ گئی تھی اس جگہ مسجد نبوی تعمیر کی گئی جسکی دیواریں کچی اینٹوں کی ستون کھجور کے درخت کے لکڑی اور چھت کھجور کے شاخوں سے بنائی گئی تھی اور اس کا رخ بیت المقدس کی طرف رکھا گیا جو اس وقت مسلمانوں کا قبلہ تھا اس کے بعد حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت عثمانؓ کے زمانہ خلافت میں مسجد نبوی کی تعمیر میں توسیع کی گئی ہاں حضرت عثمانؓ کے زمانہ خلافت میں توسیع زیادہ کی گئی اور اس کی دیواریں اور ستون منقش پتھروں سے، چھت سال کی لکڑی کی بنائی گئی اس کے بعد ولید بن عبدالملک کے زمانہ خلافت میں اس کے حکم سے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے ازواج مطہرات کے حجرے بھی اس میں شامل کردیئے پھر خلیفہ مہدی اور مامون نے بھی توسیع اور تغیرات کئے پھر سلاطین آل عثمان نے بھی مسجد نبوی کی تعمیر عمدہ طریقے سے کی جو اب تک موجود ہے اس کے بعد سعودیہ کی شاہی خاندان میں سے شاہ سعود اور شاہ فیصل نے اپنی اپنی حکومتوں کے دوران میں توسیع کی ہیں اور اب شاہ فہد نے جو توسیع کی ہے وہ زبردست اور عالیشان ہے۔

مشکل الفاظ کے معنی

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
جلوہ	نمایاں، حسن، درشن	افروز	روشن کرنے والا
تحمل	برداشت		

باب چہارم

صورت و اخلاق

سوال۲۱: حضورﷺ کا حلیہ مبارک بیان کریں؟

جواب:۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو سیرت اور صورت دونوں خوبصورتیوں سے نوازا تھا حضورؐ

کا چہرہ مبارک چودھویں رات کی چاند کی طرح چمکتا تھا جبکہ پیشانی بلند اور روشن،ناک اونچی،رخسار مبارک نرم، دندان مبارک سفید اور چمکدار تھے،سر مبارک بڑا جبکہ سر کے بال نرم اور تھوڑے سے مڑے ہوئے تھے،سر اور داڑھی کے بال بالکل سیاہ تھے صرف چند بالوں کے علاوہ جن کی تعداد بیس سے زیادہ نہ تھی، آنکھیں بڑی اور سفیدی میں سرخی ملی ہوئی تھی، گردن مبارک مناسب لمبائی لئے ہوئی تھی، سینہ کشادہ جبکہ سینہ سے ناف تک بالوں کا ایک باریک خط تھا، پیٹھ اور سینہ مبارک برابر تھا،بغلیں سفید تھیں ان میں بال نہ تھے،ان سے خوشبوں آتی تھی ہاتھ لمبے ہتھیلیاں چوڑی گوشت سے بھری ہوئی اور نرم تھیں پاؤں مبارک کی انگلیاں نرم اور خوشنما تھیں جب چلتے تو ایسا معلوم ہوتا کہ اوپر سے نیچے اتر رہے ہے آپ ﷺ کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی الغرض حضور ﷺ کا جسم مبارک نہایت معتدل اور سجیلا تھا مداح رسول ﷺ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ محبوب خدا کی خوبصورتی کو اپنے اشعار میں اس طرح بیان فرماتے ہیں۔کہ

وَاَحْسَنُ مِنْکَ لَمْ تَرَقَطُّ عَیْنِیْ وَأَجمَلُ مِنكَ لَم تَلِدِ النِساءُ

خُلِقْتَ مُبَرَّءً مِّن کُلِّ عَیبٍ کَأَنَّكَ قَد خُلِقتَ کَمَا تَشاءُ

ترجمہ

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ حسین میری آنکھ نے ہر گز نہی دیکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ جمیل کسی عورت نے جناہی نہیں

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر عیب سے پاک وصاف پیدا کئے گئے گویا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس طرح پیدا کئے گئے جیسا کہ آپ ﷺ نے چاہا۔

سوال ۲۲: حضور ﷺ کے اسمائے صفاتیہ بیان کریں؟

جواب:۔ حضور ﷺ نے فرمایا

اَنَا مُحَمَّدٌ وَالْمَاحِیْ وَالْعَاشِرُ وَالْعَاقِبُ وَنَبِیُّ الرَّحمَۃ وَنَبِیُّ التَّوبَۃ وَنَبِیُّ الْمُلْحَمَۃ

ماحی یعنی میری سبب سے اللہ تعالیٰ کفر کو ختم کردے گا، عاشر یعنی قیامت کے دن سب سے پہلے اٹھایا جاؤں گا، عاقب یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا،نبی الملحمہ یعنی جہاد والے نبی اس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو کہیں مزمل کہا تو کہیں مدثر کہیں بشیر ونذیر کہیں رؤف الرحیم کہیں محمد واحمد کہیں طٰہٰ

ویسٰ کہیں رحمۃ اللعالمین کہیں عبد اللہ کہا علماء کرام نے آپ ﷺ کے اور بھی بہت سے اسمائے صفاتیہ ذکر فرمائے ہیں۔

سوال ۲۳: آپ ﷺ کے اخلاق کریمانہ پر نوٹ لکھیں؟

جواب:۔اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو بہترین اخلاق عطا فرمائے تھے۔حضرت عائشہؓ سے کسی نے سوال کیا کہ اے اماں عائشہ حضور ﷺ کے اخلاق کیسے تھے؟تو انھوں نے فرمایا کہ حضور ﷺ کا خلق قرآن مجید ہے حضور ﷺ اپنی ذات کی وجہ سے نہ کسی سے ناراض ہوتے اور نہ ہی بدلہ لیتے تھے ہاں جب حقوق خداوندی ضائع کئے جاتے تو محض اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے بدلہ لیتے، آپ ﷺ سب سے زیادہ سچے اور پابند وفا، سب سے زیادہ نرم اور سب سے زیادہ باحیاء تھے ،انتہائی بردبار،ملنسار،بے حد متواضع غریب پرور، مسکین دوست سلام میں پہل کرنے والے تھے آپ ﷺ نہایت بہادر،انتہائی سخی،سادگی پسند اور متوکل تھے،اپنا کام خود کرتے شریں زبان،شریں کلام اور سب سے زیادہنس مکھ تھے،محبت میں بہترین اور حیا میں کنواری پردہ نشیں لڑکی سے زیادہ باحیاء تھے نظریں نیچے رکھتے،زیادہ تر گوشہ چشم سے لوگوں پر نظر رکھتے، سب سے زیادہ پاک دامن تھے، شہوت اور لذتیں آپ ﷺ کے نفس پر غالب نہ تھیں۔جو شخص آپ ﷺ کو اچانک دیکھتا رعب اور دبدبہ محسوس کرتااور جو قریب ہوتا تو مانوس ہو جاتا اصحاب کی خیریت اور اس کے حالات دریافت کرتے،اگر کوئی شخص بیمار ہوتا تو عیادت کیلئے اس کے پاس جاتے ،غمگیں کی دلداری کرتے، جو دعوت کرتا اس کی دعوت قبول فرماتے،مہمانوں کی خوب مہمان نوازی کرتے جب آپ ﷺ کے کان میں کوئی سر گوشی کرتا تو سر مبارک کو اس کے منہ سے جدانہ فرماتے جب کوئی مصافحہ کیلئے آپ ﷺ کا ہاتھ مبارک پکڑتا تو آپ ﷺ اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نہ نکالتے،جب کو ئی نیا لباس پہن کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتاتو آپ ﷺ اس کی تعریف کرتے اور فرماتے بہت اچھا بہت اچھا۔الغرض اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کے بہترین اخلاق کو قرآن میں اس طرح بیان فرمایا ہے کہ ***وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ****

سوال ۲۴: حضور ﷺ کے لباس مبارک کے تذکرے کیساتھ کیساتھ لباس پہننے کی دعا بھی بیان کریں؟

جواب:۔ حضور ﷺ پہننے کی چیزوں میں قطعاً تکلف نہیں فرماتے تھے سبز رنگ کے کپڑے کو بہت زیادہ پسند فرماتے تھے کبھی کبھی ایک چادر کے دو کونے اپنے شانوں کے درمیان باندھ کر نماز ادا فرماتے تھے دستار مبارک کاایک سرا جس کو شملہ کہتے ہے دونوں شانوں کے درمیان چھوڑ کر سر مبارک پر عمامہ باندھتے جمعہ مبارک کے دن دھاری دار سرخ چادر اوڑھتے،اسی طرح حضور ﷺ پشمینہ پہنتے تھے،سب سے بہتر کپڑا حضور ﷺ کا ایک کرتا تھاجب نیا کپڑا پہنتے تو یہ دعا پڑھتے۔۔۔۔۔۔

اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ کَسَوْتَنِیْهِ اَسْئَلُکَ خَیْرَهٗ وَخَیْرَ مَا صُنِعَ لَهٗ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهٗ۔

ترجمہ:۔ اے اللہ تیرے ہی لئے تعریف ہے، تونے مجھے یہ پہنایا، میں تجھ سے اس کی بھلائی اور جس چیز کے لئے یہ بنایا گیا ہے،اس کی بھلائی طلب کرتاہوں اوراس کی برائی اور جس چیز کے لئے یہ بنایا گیاہے اس کی برائی سے تیری پناہ چاہتاہوں۔

سوال۲۵: حضور ﷺ کے خوش طبعی کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب:۔ حضور ﷺ اپنے اصحاب کے ساتھ خوش طبعی اور مذاق بھی کیا کرتے تھے۔ایک مرتبہ ایک صحابیؓ نے حضور ﷺ سے فرمایا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ مجھے اونٹ پر سوار کیجئے تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں تجھے اونٹنی کے بچے پر سوار کردوں گا اس نے کہا کہ اے اللہ کے نبی اونٹنی کا بچہ میرا وزن برداشت نہیں کریگا اس پر حضور ﷺ نے فرمایا کہ کیا اونٹ اونٹنی کا بچہ نہیں ہوتااس طرح ایک بوڑھی عورت حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ آپ میرے لئے اللہ تعالیٰ سے جنت میں داخل ہونے کی دعا مانگ لیں حضور ﷺ نے فرمایا کہ کوئی بوڑھیا جنت میں داخل نہیں ہوگی وہ عورت روتی ہوئی حضور ﷺ کی مجلس سے نکل گئی حضور ﷺ نے صحابہ سے فرمایا کہ اس بوڑھیاکو کہو کہ کوئی عورت بڑھاپے کی حالت میں جنت میں داخل نہ ہوگی بلکہ ازسر نو جوانی کی حالت میں ہو کر جنت میں داخل ہو جائے گی۔

مشکل الفاظ کے معنی

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی

گوشہ چشم	آنکھ کا کونا	مانوس	بے تکلف
سرگوشی	چپکے چپکے باتیں کرنا	پشمینہ	اونی کپڑا
سجیلا	آراستہ پیراستہ،خوش وضع		

باب پنجم

ازواج مطہرات ودیگر متعلقین

سوال۲۶: امہات المؤمنین میں سے ہر ایک کا مختصر تعارف بیان کریں؟

جواب:۔ امہات المؤ منین کا مختصر تعارف مندرجہ ذیل ہیں۔

ا۔حضرت خدیجہؓ بنت خویلد:

حضورﷺ نے سب سے پہلے حضرت خدیجہؓ سے نکاح کیا نکاح کا خطبہ ابو طالب نے پڑھایانکاح کے وقت حضورﷺ کی عمر مبارک۲۵ سال جبکہ حضرت خدیجہؓ کی عمر مبارک۴۰ سال تھی طبقات ابن سعد میں لکھا ہے کہ بیس اونٹ نکاح کا مہر مقرر ہوا بعض حضرات نے فرمایا ہے کہ مہر ساڑھے بارہ اوقیہ چاندی تھی یہ حضورﷺ کا پہلا جبکہ حضرت خدیجہؓ کا تیسرا نکاح تھاواضح رہے کہ حضورﷺ کی تمام اولاد سوائے حضرت ابراہیمؓ کے حضرت خدیجہؓ کے بطن مبارک سے تھے۔

وفات:

نبوت کےدسویں سال۱۸ رمضان المبارک کے دن حضرت خدیجہؓ نے داعی اجل کولبیک کہاآپؓ جنت المعلٰی میں مدفون ہے۔

۲۔حضرت سودہ بنت زمعہؓ:

ان سے حضورﷺ نے حضرت خدیجہؓ کی وفات کے بعد نبوت کے دسویں سال ماہ شوال میں شادی کی اس وقت ان کی عمر پچاس سال تھی مہر ۴۰۰ درھم مقرر ہواحضورﷺ کے ساتھ ۱۴ سال رہی۔

وفات:حضرت عمرفاروقؓ کی دور خلافت کی آخری ایام میں انتقال ہوا۔

۳۔حضرت عائشہ صدیقہؓ:

حضورﷺ نے ہجرت سے دو سال قبل اور ایک روایت میں تین سال قبل شوال کے مہینے میں نکاح کیا اس وقت ان کی عمر مبارک ۶ سال تھی مہر ۴۰۰ درھم مقرر ہوا۔رخصتی ہجرت کے ۷ ماہ بعد شوال ایک ہجری میں ہوئی اس وقت ان کی عمر مبارک ۹برس کی تھی حضورﷺ نے ان کے سوا کسی باکرہ عورت سے شادی نہیں کی حضرت عائشہؓ حضورﷺ کے پاس ۹ سال رہی۔

وفات:

سترہ رمضان المبارک ستاون ہجری ٦٦ سال کی عمر میں وفات ہوئی جنت البقیع میں مدفون ہے۔

۴: حضرت حفصہ بنت عمرؓ:

ان سے حضورﷺ نے تین ہجری میں نکاح فرمایا جب ان کی عمر۲۲ سال تھی۔حضورﷺ کے پاس ۸ سال رہی۔

وفات:

شعبان۴۵ ہجری میں وفات ہوئی کل عمر٦۳ سال کی قریب تھی۔

۵: حضرت زینب بنت خزیمہؓ:

ہجرت کے چوتھے سال حضور ﷺ نے ان سے نکاح فرمایا۔جب ان کی عمر تیس سال تھی، مہر ۵۰۰ درھم مقرر ہوا، تین ماہ حضور ﷺ کے پاس رہی لقب ام المساکین تھا کیونکہ یہ مساکین کا بہت خیال رکھتی تھی۔

وفات: ۴ ہجری میں انتقال فرمایا۔

٦: حضرت ام سلمہ بنت امیہؓ:

حضور ﷺ نے ان سے ۴ہجری میں نکاح فرمایا اس وقت ان کی عمر۲۴ سال تھی ام سلمہ کنیت ہے نام ہندہ ہے مہر۵۰۰ درھم مقرر ہوئی، ٦ سال سے زیادہ عرصہ تک حضور ﷺ کے پاس رہی۔

وفات: ٦۲ ہجری میں وفات ہوئی، کل عمر۸۲ سال تھی۔

۷: حضرت زینب بنت جحشؓ:

ان سے حضورﷺ نے ۵ ہجری میں نکاح فرمایا جب ان کی عمر ۳۵ سال تھی مہر ۴۰۰ درھم مقرر ہوئی یہ آپﷺ کی پھوپھی زاد بہن تھی آپﷺ کے غلام حضرت زید بن حارثہؓ سے طلاق کے بعد ازواج مطہرات میں داخل ہوئیں حضورﷺ کی وفات کے بعد سب سے پہلے ازواج مطہرات میں سے ان ہی کا انتقال ہوا اور یہ سب سے پہلی عورت ہے جن کی جنازہ پر گھوارہ رکھا گیا،٦ سال آپ ﷺ کے پاس رہی۔

وفات: ۲۰ ہجری میں انتقال فرمایا کل عمر ۵۰ سال تھی۔

۸۔حضرت جویریہ بنت حارثؓ:

حضورﷺ نے ۵ ہجری میں ان سے نکاح فرمایا اس وقت ان کی عمر مبارک ۲۰ سال تھی، مہر ۴۰۰ درھم مقرر ہوا، ٦ سال آپ ﷺ کے پاس رہی۔وفات: ان کا انتقال ۵٦ ہجری میں ہوا، کل عمر۷۰سال تھی۔

۹:حضرت ام حبیبہ بنت ابی سفیانؓ:

ام حبیبہؓ کنیت ہے نام رملہ ہے حضورﷺ نے ۷ ہجری میں ان سے نکاح کیااس وقت ان کی عمر مبارک ۳۷ سال تھی۔مہر ۴۰۰ درھم مقرر ہوا، ۳ سال سے زائد آپ ﷺ کے پاس رہی۔وفات: ۴۴ہجری میں انتقال فر مایا،کل عمر ۴۷ سال تھی۔

۱۰.حضرت صفیہؓ بنت حیی بن اخطب:

صفر ۷ ہجری میں حضورﷺ نے ان سے نکاح فرمایا۔اس وقت ان کی عمر مبارک ۱٦سال تھی ان کی آزادی کو ہی ان کا مہر قرار دیا گیا ۴سال تک آپﷺ کے پاس رہیں واضح رہے کہ آزادی کو مہر بنانا حضور ﷺ کی خصوصیت تھی امت کیلئے جائز نہیں امام اعظم ابو حنیفہؒ کا یہی مسلک ہے۔

وفات: پچاس ہجری میں ا نتقال ہوا،کل عمر ٦۹ سال تھی۔

۱۱۔حضرت میمونہؓ:

ذی القعدہ سات ہجری میں حضور ﷺ نے ان سے نکاح کیااس وقت ان کی عمرمبارک ۳۶سال تھی مہر ۵۰۰ درھم مقرر ہوا ۳ سال سے زائد آپﷺ کے پا س رہی،کل عمر اسی ۸۰ سال۔

وفات: ۵۱ ہجری میں انتقال فرمایا ایک روایت میں ۶۶ہجری بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ وفات کے اعتبار سے ازواج مطہرات میں سے سب سے آخری زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہؓ ہے اور بعض روایات میں حضرت میمونہؓ کا نام بھی شامل ہے۔

سوال۲۷: حضرت محمدﷺ کے اولاد کی حالات زندگی لکھیں؟

جواب۔حضورﷺ کے اولاد کی کل تعداد سات ہے۔جن میں سے تین بیٹے اور چار بیٹیاں تھیں۔بیٹوں کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

ا۔حضرت قاسم ؓ ۲۔حضرت عبداللہ ؓ ۳۔حضرت ابراہیمؓ۔

بیٹیوں کے نام۔حضرت زینبؓ ۲۔حضرت رقیہ ؓ ۳۔حضرت ام کلثومؓ ۴۔حضرت فاطمۃ الزہراؓ۔

صاجزادوں میں حضرت قاسمؓ اور حضرت عبداللہؓ کا انتقال بچپن میں قبل ازاسلام ہوگیا تھا۔جبکہ صاجزادیوں نے اسلام کا زمانہ پایااور تمام مسلمان بھی ہوئیں جبکہ حضرت ابراہیمؓ ۸ذی الحجہ ۸ ہجری کومدینہ میں پیدا ہوئے اورسات دن کے بعد اور ایک روایات کے مطابق ۷ ماہ بعد اور ایک روایت کے مطابق ۱۸ ماہ بعد انتقال فرما یا واضح رہے کہ حضورﷺ کی تمام اولاد حضرت خدیجہؓ کے بطن سے پیدا ہوئیں سوائے حضرت ابراہیمؓ جوماریہ قبطیہ کے بطن سے تھااسی طرح حضو ر ﷺ کی تمام اولاد حضورﷺ کے سامنے وفات پاگئے تھے سوائے حضرت فا طمہؓ کے کہ ان کا انتقال حضور ﷺ کے ۶ ماہ بعد ہوا۔

حضور ﷺ کی سب سے بڑی بیٹی ا۔حضرت زینب ؓ کا نکاح ابوالعاصؓ سے ہوا تھا،جن سے ایک بیٹا اور ایک بیٹی پیدا ہوئی بیٹے کا نام علی اور بیٹی کا نام اُمامہ رکھا گیا حضرت زینبؓ کا انتقال ۸ ھجری میں ہوا۔

۲۔حضرت رقیہؓ کا نکاح حضرت عثمانؓ سے ہوا تھا جن سے ایک بچہ حضرت عبداللہ نامی پیدا ہوئے جس دن حضرت زید بن حارثؓ جنگ بد ر میں فتح کی خوش خبری لیکر آئے اسی روز حضرت رقیہؓ کا انتقال

ہوا۔۳۔حضرت ام کلثومؓ حضرت رقیہؓ کے انتقال کے بعد حضورﷺ نے اپنی بیٹی ام کلثومؓ کا نکاح بھی حضرت عثمان غنیؓ سے کریا ان کا انتقال بھی ماہ شعبان ۹ ہجری میں ہو ئی۔

۴۔حضرت فا طمہؓ حضور ﷺ نے اپنی اس لا ڈلی اورپیاری بیٹی کا نکاح حضرت علیؓ سے کر دیا جن کے بطن مبارک سے تین بیٹے اور دو بیٹاں پیدا ہو ئی۔

بیٹوں کے نام۔ ا۔حضرت حسن ؓ ۲۔حضرت حسین ؓ ۳۔حضرت محسنؓ۔

بیٹیوں کے نام۔ ا۔حضرت زینبؓ ۲۔حضرت ام کلثومؓ۔

سوال۲۸: حضور ﷺ کے مسلمان چچاؤں، مسلمان پھو پھیوں کے نام اور دو دونام غلاموں اور باندیوں کے اور دو دو نام خدام اور قاصدوں کے اور دو نام محررین کے تر تیب وار لکھیں؟

جواب:۔ حضور ﷺ کے چچاؤں میں سے دو حضور ﷺ پر ایمان لائے جن کے نام یہ ہیں۔ا۔حضرت حمزہؓ ۲۔حضرت عباسؓ اور پھوپھیوں میں سے صرف حضرت صفیہؓ مشرف بہ اسلام ہو ئی۔

غلاموں کے نام:۔ ا۔حضرت ز ید بن حارثہ ؓ ۲۔حضرت اسامہ بن زیدؓ۔

محررین کے نام:۔ ا۔حضرت ابو بکر صدیقؓ ۲۔حضرت عمر فاروقؓ۔

باندیوں کے نام:۔ ا۔ا م ایمنؓ۔ ۲ ماریہ قبطیہؓ

خدام کے نام: ا۔حضرت انسؓ ۲حضرت عبداللہ بن مسعودؓ۔

قاصد وں کے نام: ا۔عمر وبن امیہ ؓ ۲۔دحیہ کلبیؓ۔

سوال۲۹: حضور ﷺ کے ہتھیار کیا تھے۔؟

جواب:۔ حضور ﷺ کے پاس کل۹ تلواریں تھیں جن میں ایک کا نام ذوالفقار تھا جو غزوہ بدر میں مال غنیمت سے حضور ﷺ کو ملی تھی اس کے علاوہ تین تلواریں قلعی،تبار،حتف بنی قینقاع کے ایک یہودی قبیلے سے مال غنیمت میں ملی تھیں،دو تلواریں مخزم،رسوب اور ایک تلوار والد ماجد سے میراث میں ملی تھی، ایک تلوار مسمی بہ عضب سعد ابن عبادہ نے پیش فرمائی، ایک تلوار قضیب تھی۔

نیزے۔ حضورﷺ کے پاس ۵ نیزے تھے جن میں ایک کا نام مثنیٰ دوسرے کا نام مثویٰ اور بقایا تین نیزے :۔ بنی قینقاع سے مال غنیمت کے طور پر ملے تھے۔

کمانیں ۶ تھیں: شداد، زوراء، صفراء، بیضاء، کتوم۔

زرہیں ے تھیں: ذات الفضول، ذات الوشاح، ذات الحواشی، سعدیہ، فضہ، تبرا، خریق۔

لاٹھیاں تین تھیں: محجن، عرجون، ممشوق

مشکل الفاظ کے معانی

ا: گہوارہ: وہ چارپائی جس پر مہراب نما لکڑیاں باندھ کر عورتوں کا جنازہ لے جاتے ہے۔

۲: باکرہ: غیر شادی شدہ، کنواری

باب ششم

جہاد، غزاوات، سرایا اور اہم واقعات

سوال ۳۰: جہاد کی مشروعیت پر تفصیل سے رشنی ڈالیں؟

جواب:۔ کفار قریش جو ہر قسم شان وشوکت رکھتے تھے آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہؓ کو ہر قسم کی ایذائیں پہنچائیں یہاں تک کہ ان لوگوں نے حضور ﷺ کی قتل کی کوشش بھی کی تھی یہ سب باتیں کفار قریش میں موجود تھیں لیکن پھر بھی قرآن کریم اپنے پیروکاروں کو صبر واستقلال کے سوا کسی تدبیر کے استعمال کی اجازت نہ دیتا تھا اس وقت جس جہاد کا حکم تھا وہ یہ تھا کہ کفار کو حکمت ونصیحت کی باتوں سے اپنے رب کی طرف بلاؤجب باہمی مکالمہ کی نوبت آئے تو حسن تدبیر اور نرم کلامی سے ان کا مقابلہ کرو اس وقت جو سینکڑوں لوگ اسلام میں داخل ہوئے وہ کسی دنیاوی لالچ یا تلوار کی زور سے مجبور ہو کر اسلام میں داخل نہیں ہوئے بلکہ وہ اس کھلی ہوئی ہدایت کو دیکھتے اور اسلام میں داخل ہوئے جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ اسلام تلوار کی زور سے پھیلا ہے کیا وہ اس سوال کا جواب دے سکتے ہیں کہ ابو بکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ وعلیؓ پر کسی نے تلوار چلائی یہ ایسے ناقابل انکار واقعات ہیں ان کو دیکھ کر ایک کامل

انسان یہ یقین رکھے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اسلام اپنی اشاعت میں تلوار کا محتاج نہیں سمجھو کہ جب دنیا کے جسم میں شرک کے زہریلے جراثیم پیدا ہوگئے اور وہ ایک مریض کے جسم کی طرح ہوگیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے ایک مصلح اور مشفق طبیب حضورؐ کو بھیجا جس نے ۳۲ سال تک متواتراس کے ہر عضو اور ہر رگ اور ریشہ میں فاسد مادے کی اصلاح کی جس سے قابل اصلاح اعضاء تندرست ہوگئے ہاں جو اعضاء بالکل سڑ چکے تھے ان کی اصلاح کی کوئی صورت نہیں رہی بلکہ خطرہ ہو گیا کہ ان کا زہر تمام دنیا میں پھیل نہ جائے چنانچہ حکیمانہ اصول کے موافق یہ طے پایا گیا کہ آپریشن کر کے ان اعضاء کو کاٹ دیا جائے۔(یعنی ایسے لوگوں کو قتل کیا جائے) یہی جہاد کی حقیقت ہے اور اسی وجہ سے جہاد شروع ہوا یہی وجہ ہے کہ اسلام نے اپنے مقابل جماعت میں سے صرف انہی لوگوں کو قتل کرنے کی اجازت دی جو اسلام کے مٹانے کے منصوبے بناتے اور بر سر جنگ تھے انکے متعلقین عورتیں، بچے، بوڑھے جو لڑائی میں حصہ نہیں لیتے مسلمانوں کی تلوار سے محفوظ تھے۔

سوال ۳۱: غزوہ بدر کے پیش آنے کے اسباب کیا تھے؟

جواب:۔ مدینہ منورہ سے اسی (۸۰) میل کے فاصلے پر ایک کنویں کا نام بدر ہے اور اس کے نام سے اس گاؤں کی آبادی بھی مشہور ہے یہ عظیم الشان جہاد اسی سرزمین پر واقع ہوا ہے۔قریش کا سرمایہ اور اس کی تمام تر قوت چونکہ ملک شام کی تجارت تھی اس لئے سیاسی اصول کے مطابق ضرورت اس بات کی تھی کہ ان کے شان وشوکت کو ختم کرنے کے لئے اس سلسلہ کو بند کیا جائے ہجرت کے بعد کفار مکہ اسلام کو مٹانے اور مسلمانوں کو کچل ڈالنے کے لئے پہلے سے زیادہ طرح طرح کے منصوبے بنا رہے تھے۔اس کے نقصانات سے بچنے کے لئے مسلمانوں کے لئے یہی جنگی تدبیر ضروری تھی نیز اللہ تعالیٰ کو یہ منظور تھا کہ اب حق کا حق ہونا اور باطل کا باطل ہونا عملاً ثابت کر دیا جائے۔ چنانچہ قریش کا ایک بہت بڑا تجارتی قافلہ ملک شام سے آرہا تھا جس کی اطلاع حضور ﷺ کو دی گئی تو حضور ﷺ نے بارہ (۱۲) رمضان المبارک دو ہجری کو ۳۱۳ صحابہ کرامؓ کی جماعت جس میں انصار اور مہاجرین شامل تھے مقابلہ کے لئے چلے گئے۔ادھر قریشی قافلہ کے سردار کو

اطلاع دی گئی کہ وہ یہ راستہ چھوڑکر دوسرے راستے پر آئے اور اس کے ساتھ ہی ایک گھوڑاسوار کو مکہ کی طرف دوڑایا کہ قریش اپنی قوت کے ساتھ جلد موقع پر پہنچے۔

سوال ۳۲:۔ حضورﷺ کا چہرہ مبارک کونسے غزوہ میں اور کیسے زخمی ہواتھا؟

جواب:۔ حضورﷺ کا چہرہ مبارک غزوہ احد میں زخمی ہوا واقعہ کچھ اس طرح ہے قریش کا مشہور بہادر عبداللہ بن قمیہ صفوں کوچیرتا ہوا آگے بڑھااور حضورﷺ کے چہرہ انور پر تلوار ماری جس سے خود کی دو کڑیاں چہرہ مبارک میں گھس گئیں اور ایک دندان مبارک شہید ہوا۔

سوال ۳۳۔: صلح حدیبیہ کے شرائط کیا تھے۔؟

جواب:۔ صلح حدیبیہ کے سات شرائط ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) مسلمان اس وقت واپس جائیں گے۔ (۲) آئندہ سال آکر تین دن مکہ معظمہ میں قیام کر کے واپس چلے جائے گے (۳) ہتھیار لگا کر نہ آئیں اگر تلوار ہاتھ میں ہو تو میان میں رکھ دی جائے۔ (۴) مکہ مکرمہ سے کسی مسلمان کو نہ لے جائیں۔ (۵) اگر کوئی مسلمان مکہ میں رہنا چاہے تو اس کومنع نہ کرے۔ (۶)اگر کوئی شخص مکہ سے مدینہ چلا جائے تو اسے واپس کردیں گے۔ (۷) اگر مدینے سے کوئی آجائے تو کفار اسے واپس نہیں کریں گے۔

سوال ۳۴۔ غزوہ حنین کو تفصیل سے ذکر کریں؟

جواب:۔جب فتح مکہ ہوا تو عام طور سے پورے عرب میں اسلام پھیل گیا جبکہ بعض لوگ ایسے بھی تھے جن پر اسلام کی حقانیت واضح ہو چکی تھی لیکن اس کے باوجود قریش کی ڈر کی وجہ سے ایمان نہیں لا رہے تھے ان میں دو قبیلے ہوازن اور ثقیف غیرت کی وجہ سے جنگ کے لئے تیار ہو گئے

حضورﷺ کو جب اطلاع ہوئی تو آپ ﷺ نے کفار کے مقابلہ کے لئے بارہ ہزار کا لشکر جمع کیا چھ شوال ۸ ہجری کو یہ لشکر روانہ ہوا جب وادی حنین میں پہنچاتو دشمن پہاڑ کی گھاٹیوں میں چھپے ہوئے تھے انھوں نے مسلمانوں پر حملہ کیا چونکہ ابھی تک صفوں کی ترتیب بھی نہیں ہوئی تھی اس لئے اسلامی لشکر کا اگلا حصہ واپس ہونے لگا اس واپسی کا ظاہری سبب تو بدنظمی تھی مگر حقیقت وہی ہے جس کو اللہ تعالی

نے اپنے کلام میں بیان کیاہے اور وہ یہ ہے کہ مسلمان اپنی کثرت اور سازو سامان کو دیکھ کر خوش فہمی میں مبتلا تھے یہاں تک کہ صدیق اکبرؓ کی زبان پر یہ کلمات آگئے کہ آج ہم مغلوب نہیں ہو سکتے اس کے بعد حضورﷺ کے چچا حضرت عباسؓ نے حضورﷺ کے اشارے کے بعد ایک دلیرانہ آواز لگائی جس سے لوگوں کے اکھڑے ہوئے پاؤں جم گئے اس کے ساتھ ہی حضورﷺ نے زمین سے مٹی بھر خاک

اٹھا کر دشمن کے لشکر کی طرف پھینک دی جو مخالف لشکر کے ہر سپاہی کی آنکھ میں پہنچادی گئیں مسلمانوں میں صرف چار شہید ہوئے اور کفار کے ستر آدمی واصل جہنم ہوئے۔

سوال ۳۵: فتح مکہ پر جامع نوٹ لکھیں؟

جواب:۔ حدیبیہ کے مقام پر حضورﷺ اور سہیل ابن عمرو نے جو عہد نامہ تحریر فرمایا تھامسلمان اس پر پوری پابند ی کے ساتھ عامل تھے ۸ ہجری میں قریش نے عہد شکنی کی تو حضورﷺ نے جہاد کی تیاری شروع کی چنانچہ دس رمضان المبارک ۸ ہجری بروز چار شنبہ عصر کے بعد حضورﷺ دس ہزار جماعت کے ساتھ مدینے سے نکلے مکہ معظمہ پہنچ کر خالد بن ولیدؓ کو لشکر کے ایک حصہ کیساتھ روانہ کیا کہ اوپر کی جانب سے مکہ میں داخل ہواور ساتھ یہ بھی ارشاد فرمایاکہ اگر کوئی شخص تم سے جنگ نہ کرے تو تم بھی ان سے جنگ نہ کرنا پھر حضورﷺ نے اعلان فرمایا اے کفار اور مشرکین قریش آپ میں سے گیارہ آدمی اور چھ عورتوں کا خون معاف نہیں باقی جو بھی مسجد حرام میں داخل ہوا یا جو ابو سفیان کے گھر داخل ہوا، اسی طرح جو اپنے گھر کا دروازہ بند کر دے سب مامون ہیں ہم ان کو کچھ بھی نہیں کہیں گے پھر ان گیارہ مردوں اورچھ عورتوں میں سے اکثر آدمی فتح مکہ کے بعد مدینہ طیبہ پہنچ کر مسلمان ہوگئے حضورﷺ نے بیس رمضان المبارک جمعہ کے دن بیت اللہ کا طواف کیا اس وقت بیت اللہ کے ارد گرد تین سو ساٹھ بت رکھے ہوئے تھے حضور ﷺ کے دست مبارک میں ایک لکڑی تھی جب بھی آپﷺ کسی بت کے پاس جاتے تو اشارہ فرماتے اور وہ بت گر جاتا اور حضورﷺ یہ آیت مبارک تلاوت فرما تے۔

جَآءَ الۡحَقُّ وَزَهَقَ الۡبَاطِلُ اِنَّ الۡبَاطِلَ کَانَ زَهُوۡقًا (الاسراء ۸۱)

ترجمہ: حق آن پہنچا، اور باطل مٹ گیا، اور یقیناً باطل ایسی ہی چیز ہے جو مٹنے والی ہے۔

طواف سے فارغ ہو کر بیت اللہ شریف کے اندر تشریف لے گئے اور پھر باہر آ کر مقام ابراہیم پر نماز پڑھی اس موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قریش کو خطاب کر کے فرمایا کہ تم ہر طرح سے آزاد اور مامون ہو فتح مکہ کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پندرہ روز مکہ مکرمہ میں مقیم رہے پھر عتاب بن اسید کو مکہ مکرمہ کا ولی مقرر فرما کر مدینہ منورہ تشریف لے گئے۔

مشکل الفاظ کے معنی

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
عہد شکنی	وعدہ توڑنا		

باب ہفتم

وفود، حجۃ الوداع، مرضِ وفات اور معجزات

سوال ۳۶: جو وفود نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے ان کا اجمالی تذکرہ کیجئیے؟

جواب:۔ صلح حدیبیہ کے بعد لوگ جوق در جوق اسلام میں داخل ہونے لگے اور یہ وفود اکثر ۹ ہجری میں آئے اور اسلام قبول کیا۔

وفد ثقیف :

تبوک سے واپسی کے بعد ہی مدینہ طیبہ میں یہ وفد حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام ہوا اور پھر پے در پے وفود آنا شروع ہو گئے جن کی تعداد (۷۰) تک پہنچی ہے ان میں سے بعض کے واقعات مختصر اًیہ ہیں۔

وفد بنی فنزارہ:

یہ وفد مسلمان ہو کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔

وفد بنی تمیم:

یہ وفد حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کچھ گفتگو کے بعد اس کے سب شریک مسلمان ہوکر وطن واپس آئے۔

وفد کندہ:

سورۃ صافات کی ابتدائی آیات سنتے ہی ان کے دلوں میں اسلام نے گھر کر لیا اور وہ مسلمان ہوگئے۔

وفد عبدالقیس:

سب کے سب حضور ﷺ کے خدمت میں حاضر ہوئے اور مسلمان ہوگئے حضور ﷺ نے اہم اسلامی امور کی تعلیم بھی ان کو فرمائی۔

وفد بنی الحارث:

ان کی طرف حضور ﷺ نے حضرت خالد بن ولیدؓ کو بھیجا وہ لوگ مسلمان ہو گئے اوراسی صحابی رسولؐ کیساتھ وفد کی صورت میں آئے۔

سوال۳۷:۔ خطبہ عرفات میں آپ ﷺ نے کیا ارشادات فرمائے تھے۔؟

جواب:۔ نویں ذی الحجہ کو عرفات تشریف لے کر حضور ﷺ نے ایک لاکھ سے زائد صحابہ کرامؓ کے عظیم الشان اجتماع کو ایک جامع خطبہ دیا فرمایا اے لوگوں! میری بات سن لو نہ معلوم کہ آئندہ سال پھر میں تم سے مل سکوں یا نہیں مسلمانوں کی جان و مال تم پر قیامت تک اس طرح حرام ہیں جیسے اس دن عرفہ اس مہینہ ذی الحجہ اور اس شہر (مکہ) کی حرمت ہے اس لئے جس شخص کے پاس کسی کی امانت ہو تو وہ اس کو واپس کر دے۔اے لوگوں! میرے بعد کوئی نبی نہیں اور رتمھارے بعد کوئی امت نہیں لہذا اپنے رب کی عبادت کرنا پھر فرمایا۔اے لوگوں! تمہاری عورتوں کے تم پر اور تم کے ان پر کچھ حقوق ہیں لہذا تم ایک دوسرے کے حقوق ادا کرو۔پھر فرمایا اے لوگوں مسلمان سب بھائی بھائی ہے کسی شخص کے لئے اپنے بھائی کا مال بغیر اس کے خوشی کے حلال نہیں۔پھر فرمایا کہ اے لوگوں! میں تم میں ایسی چیز چھوڑ نے جارہا ہوں کہ اگر تم نے اسی کو مضبوطی سے پکڑے رکھا تو اس کے بعد ہر گز گمراہ نہ ہوں گے اور وہ اللہ کی کتاب ہے۔پھر فرمایا اے لوگوں! تمھارا پروردگار ایک ہے، تمھارا باپ ایک ہے تم میں سب

سے عزت والا وہ ہے جو متقی ہو لہذا کسی عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر تقویٰ کے سواکوئی فضیلت حاصل نہیں۔پھر فرمایا کہ اے لوگوں! یاد رکھومیں تبلیغ کرچکا اور یا اللہ توں گواہ رہے کہ میں تبلیغ کرچکا پھر حاضرین کو کہا کہ غائبین کو پہنچانا آپ کے ذمے ہے جب حضورﷺ خطبے سے نیچے اترے تو یہ آیت نازل ہوئی: اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا(المائدہ ۰۳)

ترجمہ:آج کے دن ہم نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیااور تمہاری اوپر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین کو طور پر پسند کر لیا؛

بخاریؒ کے روایت میں ہے کہ جب حضرت ابو بکرؓ نے یہ آیت سن لی تو رونے لگے لوگوں نے پوچھا کہ کیوں رو رہے ہواس نے جواب دیا کہ کمال کے بعد زوال ہی ہوتا ہے۔

سوال۳۸:۔ سریہ اسامہ کا واقعہ لکھیں اور پھر وفات کے بعد سریہ کے متعلق حضرت ابو بکر صدیقؓ نے کیا احکامات جاری کیئے؟

جواب:۔ جب حضورﷺ مکہ سے واپس ہوئے تو(۶۲) صفر گیارہ(۱۱) ہجری بروز دو شنبہ حضورؐ نے ایک سریہ جہاد روم کیلئے تیار فرمایاجن میں صدیق اکبرؓ فاروق اعظمؓ اور ابو عبیدہؓ جیسے اکابر صحابہؓ تھے مگر اس کے باوجود بھی اس سریہ کے امیر حضرت اسامہؓ مقرر ہوئے اور یہ آخری لشکر تھا جس کی روانگی کا انتظام حضورﷺ نے خود کیا تھا یہ ابھی روانہ نہیں ہوا تھا کہ حضورﷺ کو بخارشروع ہوگیا جو وفات کا سبب بنا جسکی وجہ سے یہ جماعت جہاد روم کیلئے نہیں گیا جب صدیق اکبرؓ کو خلافت ملی تو ان کی دور خلافت میں جہاد کیلئے روانہ ہوا۔

سوال۳۹:۔ مرض وفات کے کچھ واقعات لکھیں اور تاریخ وفات بھی تحریر کریں؟

جواب:۔۲۹ صفرگیارہ ہجری بروزدو شنبہ جبکہ بعض کتب میں ۲۸ صفر اور گیارہ ہجری بروز چہارشنبہ کی رات میں حضورﷺ ایک جنازے میں بقیع تشریف لے گئے اور واپسی پر سر میں درد شروع ہوا۔رسول اللہ ﷺ کی طبیعت روز بروز بوجھل ہوتی جارہی تھی اس دوران بھی حضورﷺ اپنے دستورکے موافق ہر روزازواج مطہرات کے حجروں میں منتقل ہوتے رہے جب مرض بہت سخت ہوگیا تو حضورﷺ نے ازواج مطہرات سے اجازت لی کہ ایام مرض میں عائشہؓ کے گھر میں رہیں، توسب نے اجازت دے دی

جب حضورصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مرض مزید بڑھ گیا تو ارشاد فرمایا کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھائیں چنانچہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سترہ نمازیں پڑھائیں پھر ایک روز حضورصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی فرمائش پر باہر نکلے دو صحابہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت فضل رضی اللہ عنہ بن عباس کے کاندھوں پر ٹیک لگاتے ہوئے باہر تشریف لائے حضرت عباس رضی اللہ عنہ آگے آگے تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر چڑھے جب حضورصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر چڑھے تو پہلے ہی سیڑھی پر جلوہ افروز ہوئے اور اوپر نہ چڑھ سکے اس کے بعد حضورصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک خطبہ دیا فرمایا کہ اے لوگوں! مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم اپنے نبی کی موت سے ڈر رہے ہو کیا مجھ سے پہلے کوئی نبی ہمیشہ رہا ہے کہ میں رہتا ہاں میں اپنے رب سے ملنے والا ہوں اور تم مجھ سے ملنے والے ہوں اس کے بعد مکان میں تشریف لے گئے اور وفات سے پانچ یا تین دن پہلے ایک بار پھر باہر تشریف لائے سر مبارک بندھا ہوا تھا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نماز ظہر پڑھا رہے تھے وہ پیچھے ہٹنے لگے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاتھ کے اشارے سے منع فرمایا لیکن پھر بھی وہ پیچھے ہٹنے لگے اور حضورصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھائی نماز کے بعد حضورصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ میرے محسن ہیں اگر میں اللہ تعالی کے سوا کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بناتا لیکن چونکہ خلیل اللہ کے سوا کوئی نہیں اسلئے ابو بکر رضی اللہ عنہ میرے بھائی اور دوست ہے اس خطبے کے بعد حضورصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی بھی باہر نہیں نکلے حضورصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زندگی کے آخری ایام حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں گزاریں یہ امتیاز انہیں کو حاصل ہوا وہ خود فرماتی ہے کہ حضورصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسواک کو دیکھا تو مجھے معلوم ہوا کہ حضورصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسواک کرنا چاہتا ہے چنانچہ میں نے مسواک اپنے دانتوں سے پیسا اور حضورصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دے دیا اس وجہ سے آخری وقت میں میری لعاب حضورصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لعاب سے مل گئے۔

وفات:

حضورصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات بارہ ربیع الاول دو شنبہ (پیر) کی روز صبح کے وقت ہوئی۔ صحیح بخاری کی روایت کے مطابق اس وقت حضورصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عمر مبارک ۶۳ سال تھی۔

سوال ۴۰:۔ حضورصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے (۱۰) معجزات تحریر کریں؟

جواب:۔ حضورصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات بہت زیادہ ہیں جن میں دس مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱)حضورﷺ کے معجزات میں سب سے بڑا معجزہ قرآن مجید ہے کوئی شخص قرآن مجید کی چھوٹی سی سورت کے مقابلے میں اس جیسی سورت بنانے پر قادر نہیں۔

(۲)حضورﷺ نے جنگ حنین میں ایک مٹی خاک دشمنوں پر پھینک دی اللہ تعالیٰ نے دشمنوں کو شکست دی۔

(۳)حضورؐ نے دعا فرمائی کہ حضرت عمرفاروقؓ اسلام لے آئے اور رونقِ اسلام بنے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

(۴)قتادہ ابن نعمانؓ کی آنکھ میں زخم لگا اور آنکھ نکل کر رخسار پر آگئی حضورﷺ نے آنکھ کو اس کی جگہ پر رکھ دیا وہ آنکھ دوسری آنکھ سے زیادہ خوبصورت اور روشن بن گئیں۔

(۵)عطاء نبوت سے پہلے پتھر اور درخت السلام علیکم یا رسول اللہ کہہ کر آپ ؐ کو سلام کیا کرتے تھے۔

(۶) ایک یہودی عورت نے حضورﷺ کیلئے بکری کے گوشت میں زہرملایا اس گوشت نے زہر کی خبر خود حضورﷺ کو دی۔

(۷) حضرت عکاشہؓ کی تلوار جنگ بدر میں ٹوٹ گئی حضور ﷺ نے ایک لکڑی اس کو عطاء کی وہ لکڑی تلوار بن گئی اور اسکے پاس رہی۔

(۸) آپﷺ نے خبر دی کہ حضرت عثمانؓ کو سخت آزمائش پیش آئیگی اور وہ شہید ہوں گے چنانچہ ان کے خلاف بغاوت ہوئی اور اسی میں شہیدہوئے۔

(۹) غزوہ بدر میں آپﷺ نے خبر دی کہ فلاں کافر اس جگہ پرمارا جائیگا اور فلاں اس جگہ پر۔پس کوئی شخص معینہ جگہ سے متجاوز نہ ہو سکا۔

(۱۰)حضرت جابرؓ کا اونٹ جو سب سے پیچھے رہتا تھاآپ ﷺ کی دعاسے سب سے آگے چلنے لگا۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْم
وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن